سوال

(1034)جمعہ کے دن عید ہونے پر جمعہ یا نمازِ ظہر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ ہمارے خطیب محترم نے فتویٰ دیا ہے کہ عید اور جمعہ جمع ہونے کی صورت میں عید پڑھنے کے بعد جمعۃ المبارک کا خطبہ مع نماز جمعہ یا نماز ظہر معاف ہے۔ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید اور جمعہ کے اجتماع کی صورت میں بلاشبہ ترکِ جمعہ کی اجازت ہے۔ لیکن اس کے ترک کی صورت میں نمازِ ظہر ہر صورت پڑھنی ہوگی، اس لیے کہ ظہر اصل ہے اور جمعہ اس کا بدل ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ ''الدررالبھیة'' میں فرماتے ہیں: کہ جمعہ کا وقت ظہر کا وقت ہے۔ ''الروضة الندیة'' (۱۳۷/۱) میں ہے کیونکہ جمعہ ظہر کا بدل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''نیل الأوطار'' میں امام شوکانی رحمہ اللہ کا یہ نظریہ کہ ترکِ جمعہ کی صورت میں ظہر بھی معاف ہے، مرجوح مسلک ہے۔ جب کہ ترکِ ظہر پر صریح کوئی نص موجود نہیں ماسوائے اس کے کہ

''سنن ابی داوٗد'' وغیرہ میں عبدا بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے، کہ ان کے عہد میں عید اور جمعہ اکٹھے ہوگئے تو انھوں نے نمازِ عید پڑھائی اور اس کے بعد عصر تک گھر سے نہیں نکلے۔ (سنن اَبِي داوٗد، بَابٌ إِذَا وَافَقَ یَومُ الجُمُعَةِ یَومَ عِیدٍ، رقم: ۱۰۷۲)

لیکن یہ ایک خاص واقعہ ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الأوطار'' میں اصول بیان فرمایا ہے، کہ خاص واقعہ سے عام استدلال نہیں ہوسکتا۔ اس واقعہ میں احتمال ہے کہ شاید گھر میں اکیلے یا باجماعت نماز پڑھ لی ہو۔ اس بناء پر علامہ محمد بن اسماعیل الامیر رقمطراز ہیں:

'قُلتُ وَلَا یَخفٰی اَنَّ عَطَاءً اَخبَرَ اَنَّہٗ لَم یَخرُج اِبنُ الزُّبَیرِ لِصَلٰوةِ الجُمُعَةِ، وَلَیسَ بِذَالِکَ نَصٌّ قَاطِعٌ اَنَّہٗ لَم یُصَلِّ الظُّهرَ فِی مَنزِلٍ فَالجَزمُ، فَاِنَّ مَذهَبَ ابنِ الزُّبَیرِ سُقُوطُ صَلٰوةِ الظُّهرِ فِی یَومِ الجُمُعَةِ یَکُونُ عَلٰی مَن صَلّٰی صَلٰوةَ العِیدِ لِهٰذِهِ الرِّوَایَةِ غَیرُ صَحِیحٍ، لِاِحتِمَالِ اَنَّہٗ صَلَّی الظُّهرَ فِی مَنزِلِہٖ، بَل فِی قَولِ عَطَاءٍ اَنَّهُم صَلَّوا وُحدَانًا، اَی الظُّهرَ مَا یُشعِرُ بِاَنَّہٗ لَا قَائِلَ سُقُوطِہٖ، وَلَا یُقَالُ اَنَّ مُرَادَہٗ صَلٰوةُ الجُمُعَةِ وُحدَانًا: فَاِنَّهَا لَا تَصِحُّ اِلَّا جَمَاعَةً اِجمَاعًا، ثُمَّ القَولُ بِاَنَّ الاَصلَ فِی یَومِ الجُمُعَةِ صَلٰوةُ الجُمُعَةِ الظُّهرُ بَدَلٌ عَنهَا قَولٌ مَرجُوحٌ، بَل الظُّهرُ هُوَ الفَرضُ الاَصلِی المَفرُوضُ لَیلَةَ الاِسرَاءِ. وَالجُمُعَةُ مُتَاَخِّرٌ فَرضُهَا، ثُمَّ اِذَا فَاتَت وَجَبَ الظُّهرُ اِجمَاعًا فَهِیَ البَدَلُ عَنہُ وَقَد حَقَّقنَاہُ فِی رِسَالَةٍ مُستَقِلَّةٍ' (سبل السلام: ۵۳/۲)

اس عبارت سے معلوم ہوا، کہ ظہر اصل ہے اور جمعہ اس کا بدل ہے۔ جمعہ کی اجازت سے ظہر کی اجازت لازم نہیں آتی۔ پھر عطاء کا کہنا ہے، کہ تمام اسلافِ امت جو اس وقت جمعہ کے لیے حاضر ہوئے تھے، سب نے نمازِ ظہر فرداً فرداً پڑھی۔ نیز جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں۔ جیسے عورت، مسافر اور غلام وغیرہ ان کو بھی ظہر پڑھنے کا حکم ہے اور یہ صرف اس بناء پر ہے کہ ظہر اصل ہے۔

اور ''فتح الباري'' (۳۷۲/۳) میں بروایت عبدا بن عمرو ہے :

'فَمَن تَخَطّٰی اَولَغَا کَانَت لَہٗ ظُہرًا' (سنن اَبی داوٗد بَابٌ فِی الغُسلِ یَومَ الجُمُعَۃِ، رقم :۳۴۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :826

محدث فتویٰ